السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

جہری اور تراویح کی نماز میں جب امام سورہ فاتحہ کی قراء ت سے فارغ ہوتا ہے تو قرآن کی قراء ت شروع کر دیتا ہے اور میں فاتحہ نہیں پڑھ سکتا کیونکہ اتنا وقفہ ہوتا ہی نہیں جس میں سورہ فاتحہ پڑھی جاسکے ۔ اطلاعا عرض ہے کہ میں نے یہ حدیث بھی پڑھی ہے :

((لا صلاۃ لمن لم یقرأ بفاتحۃ الکتاب۔))

اور یہ بھی :

((قراءۃ الإمام قراءۃ لمن خلفہ۔))

ان دونوں میں تطبیق کیسے کی جائے ؟

عبدلراحمن ۔ ن ۔ الریاض

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

مقتدی کے لیے سورہ فاتحہ پڑھنے کے وجوب میں علماء نے اختلاف کی اہے اور راجح اس کا وجوب ہے کیونکہ رسول اللہ ﷺ کے قول :

((لا صلاۃ لمن لم یقرأ بفاتحۃ الکتاب۔))

متفق علیہ) میں عمومیت ہے ۔)

نیز آپ ﷺ نے صحابہ سے کہا : شاید تم اپنے امام کے پیچھے پڑھتے رہتے ہو؟ صحابہ جواب دیا ۔ ''ہاں آپ نے فرمایا '' ایسا مت کرو ۔ صرف فاتحۃ الکتاب پڑھ لیا کرو کیونکہ جس نے فاتحہ نہ پڑھی اس کی نماز نہیں ہوتی '' اس حدیث کو ابوداؤد نے اسناد حسن سے نکالا ہے ۔

اگر امام جہری نماز میں سکتہ نہیں کرتا تو مقتدی اپنے امام کی قراء ت کے ساتھ ساتھ ہی دل میں پڑھ لے تاکہ دونوں مذکورہ حدیثوں پر عمل ہوجائے ۔ اگر مقتدی سورہ فاتحہ پڑھنا بھول جائے یا سے سورۂ فاتحہ کے وجوب کا علم ہی نہ تو فاتحہ اس سے ساقط ہوجائے گی جیسے کوئی شخص مسجد میں آئے اور امام رکوع کی حالت میں ہوا اور وہ اس کے ساتھ رکوع میں شامل ہوجائے تو علماء کے دواقوال میں سے صحیح تر قول کے مطابق اس کی رکعت ادا ہوگئی اور اکثر اہل علم کا یہی قول ہے اس کی دلیل ابو بکر ثقفی رحمہ اللہ والی حدیث ہے کہ وہ مسجد میں آئے تو نبی ﷺ رکوع میں تھے ۔ ابو بکر ثقفی رحمہ اللہ نے صف میں شامل ہونے سے پہلے رکوع کی پھر صف میں شامل ہوئے ۔ سلام کے بعد نبی ﷺ نے انہیں فرمایا :

((زادک اللہ حرصاً ولا تعد۔))

اور آپ نے انہیں اس رکعت کی قضا کا حکم نہیں دیا اسے بخاری نے اپنی صحیح میں روایت کیا ۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ دارالسلام

ج1